

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

ستائیس وال اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ ۰۹ اپریل ۲۰۱۶ء، بروز ہفتہ بر طابق کیم ررجب المجب ۱۴۳۷ھجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	۰۳
2	رخصت کی درخواستیں۔	۰۴
3	تحریک التوانبر ۰۳ مجانب: محترمہ شاہدہ رووف صاحبہ، رکن صوبائی اسمبلی۔	۰۴
4	تحریک التوانبر ۰۴ مجانب: محترمہ حسن بانور خشافی صاحبہ، رکن صوبائی اسمبلی۔	۰۵
5	تحریک التوانبر ۰۵ مجانب: مولانا عبدالواسع صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔	۰۵

ایوان کے عہدیدار

اپیکر-----میڈم راحیلہ حید خان ذرا نی

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی ----- جناب محمد اعظم داوی
ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبدالرحمن
چیف رپورٹر ----- جناب مقبول احمد شاہ وانی



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا جلاس

مورخہ ۰۹ اپریل 2016ء بروز ہفتہ بہ طابق کیم رجب المربج 1437 ہجری، بوقت شام ۰۴:۳۰ بجکر ۱۵ منٹ پر زیر صدارت میڈم راحیلہ حمید خان ڈرانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

میڈم اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّٰهِ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ
تَكُونُ قَرِيبًا ﴿١﴾ إِنَّ اللَّٰهَ لَعَنِ الْكُفَّارِ وَأَعَدَ لَهُمْ سَعِيرًا ﴿٢﴾ خَلِدِيْنَ فِيهَا أَبَدًا
لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٣﴾ يَوْمَ تُقْلَبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ
يَلَيْسَنَا أَطَعَنَا اللَّٰهُ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَ ﴿٤﴾

﴿بادہ نمبر ۲۲ سورۃ الاخراج آیات نمبر ۲۳ اور ۲۴﴾

ترجمہ: لوگ تجھ سے قیامت کے بار میں سوال کرتے ہیں تو کہہ دے کہ اُس کا علم تو اللہ ہی کو ہے اور تجھے کیا خبر بہت ممکن ہے کہ قیامت بالکل ہی کے قریب ہو۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے کوئی حامی اور مددگار نہ پائیں گے۔ اُس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے حضرت اور افسوس سے کہیں گے کہ کاش کہ ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے۔ وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا أَلْيَلَغْ۔

میڈم اسپیکر: ڈسِم اللہ الرَّحْمَن الرَّحِیْم۔ میں، محترمہ سمیعہ راحیل صاحبہ، محترمہ ثمینہ سعید صاحبہ اور ان کے مہمان کو آج اسمبلی اجلاس میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

سردار عبدالرحمن خان کھیتران: میڈم اسپیکر۔

میڈم اسپیکر: جی۔

سردار عبدالرحمن خان کھیتران: میں اپوزیشن کی طرف سے میڈم سمیعہ قاضی اور ان کے ساتھ ہماری پرانی ساتھی ہیں ثمینہ اور ان کے ساتھ کراچی سے جو مہمان آئی ہوئی ہیں، ان سب کو میں اپوزیشن کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: thank you۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں،

سیکرٹری اسمبلی: میر خالد خان لانگو صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف اپنے حلقہ انتخاب کے دورے پر جانے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

میڈم اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب عامر ند صاحب نے اپنے حلقہ انتخاب کے دورے پر ہونے کے باعث آج کی نشست سے رخصت منظور کرنی کی استدعا کی ہے۔

میڈم اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب گھنٹام داس نے نجی مصریفات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

محترمہ شاہدہ رووف صاحبہ! آپ اپنی تحریک الٹوانبر 03 پیش کریں۔

محترمہ شاہدہ رووف: بہت شکریہ اسپیکر صاحبہ۔ میں اسمبلی قواعد و انصباط کار محریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت ذیل تحریک الٹوانوں دیتی ہوں۔ تحریک یہ ہے، کہ یہ ڈاکٹروں کا ہسپتاں میں اصلاحات لینے کا مطالبہ اس سلسلے میں نکالے جانے والی پر امن ریلی پرانتظامی کی جانب سے کیے جانے والے تشدد کے نتیجے میں کئی ڈاکٹر زخمی ہوئے، اور ڈاکٹر اسد تشدد کی وجہ سے بینائی سے محروم ہو گئے۔ اب ڈاکٹرز نے OPDs اور پولیوہم کے بائی کاٹ کا اعلان کیا ہے، جس کی وجہ سے غریب عوام اور مریض شدید مشکلات کا شکار ہیں۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور عوامی نوعیت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لا جائے۔

میڈم اسپیکر: آج چونکہ تین تھاریک اتو ایک ہی نوعیت کی ہیں تو میں محترمہ حسن بانور خشناں صاحب سے کہوں گی کہ آپ اپنی تحریک التوانہ 04 پیش کریں۔

محترمہ حسن بانور خشناں: بہت شکر یہ میڈم اسپیکر صاحبہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں اسمبلی قواعد و انضباط کا ر مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت ذیل تحریک التوا کا نوٹس دیتی ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ یہ یگ ڈاکٹروں کی جانب سے اپنے مطالبات کے حق میں نکالی جانیوالی ریلی کے شرکاء پر پولیس کی جانب سے لٹھی چارج شیلنگ اور فائزگ کی گئی، جس کے نتیجے میں ڈاکٹر شدید زخم ہوئے ہیں (خبری تراشہ مسلک ہے)۔

لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور عوامی نوعیت کے حامل مسئلہ کو وزیر بحث لاجائے، thank you
میڈم اسپیکر: تھاریک التوانہ 03 اور 04 پیش ہوئیں، مولا نا عبدالواسع صاحب اپنی تحریک التوانہ 05 پیش کریں۔ جی اکھتا کرنا پڑیگا، پھر ہر محرك باری باری اپنی بات کریگا۔

مولانا عبدالواسع (قائد حزب اختلاف): میں اسمبلی قواعد و انضباط کا ر مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت ذیل تحریک التوا کا نوٹس دیتی ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ یہ یگ ڈاکٹر زا اپنے مطالبات کے حق میں ایک پر امن ریلی نکالی تھی کہ انتظامیہ کی جانب سے ان پر شیلنگ اور فائزگ کی گئی ہے، جس کے نتیجے میں متعدد ڈاکٹر ز شدید زخم ہوئے ہیں، اور متعدد روگر فتار کر لیا گیا ہے (خبری تراشہ مسلک) ہے۔ جس کی وجہ سے ڈاکٹر ہڑتال پر ہیں اور اسی ہڑتال کی وجہ سے مریض متاثر ہیں۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور عوامی نوعیت کے حامل مسئلہ کو وزیر بحث لاجائے۔

میڈم اسپیکر: تحریک التوانہ 05 پیش ہوئی، چونکہ یہ تین تھاریک اتو ایک ہی نوعیت کی ہیں۔ لہذا تحریک التوانہ 04، 05، 06 کو تحریک التوانہ 03 میں کلپ کیا جاتا ہے۔ کیا محکمین اپنی تحریک کی admissibility کی وضاحت کریں گے۔ چونکہ سب سے پہلے شاہد صاحبہ کی تھی، تو انکی پہلی تحریک آئی تھی لیکن اپوزیشن لیڈر مولا نا عبدالواسع صاحب ہیں، تو انکو موقع دیتی ہوں۔

قائد حزب اختلاف: میڈم اسپیکر صاحبہ! سب سے پہلے میں اس پر افسوس کرتا ہوں، کہ ہاؤس میں سردار صاحب اور چند میرے دوست حکومتی سائینٹ پر کچھ لوگ بیٹھے ہیں اور اس طرح محسوس ہو رہا ہے کہ اسمبلی کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اور اس کی کارکردگی کی کوئی اہمیت نہیں ہے ایوان کو ایوان نہیں سمجھتے ہیں، اس پر میں افسوس بھی کرتا ہوں اور میں یہی سمجھتا ہوں کہ جمہوریت، جمہوریت، جمہوریت، یہ بتیں کرنے سے یہ آسان ہے لیکن جمہوریت کو چلتا اور ان کا سامنا کرنا یہ بہت مشکل کام ہے۔ میڈم اسپیکر صاحبہ! یہ یگ ڈاکٹروں پر جوشینگ اور جو

فائرنگ جو صورت حال ہے وہ میڈیا کے ذریعے اور اخبارات اور تمام پرنٹ الیکٹرانک میڈیا یہ پوری دنیا پر واضح ہو گیا اور سو شل میڈیا سب، افسوس کی بات یہ ہے کہ جمہوری دور میں اور پھر اس دور میں جو کہ ہمارے دوست جو اس سائیڈ پر بیٹھے ہیں، تو انہی ڈاکٹروں اور انہی لوگوں کیلئے روز روز اس پر سیاست کرتے تھے، روز روز سابق حکومت کے خلاف آواز اٹھاتے تھے، اور یہی تحریکیں اور یہی جلسے اور جلوس وغیرہ نکلاتے تھے۔ لیکن آئین اس حکومت انہی لوگوں کے وقت میں ڈاکٹرز پر امن تحریک چلا رہے ہیں اور پر امن ریلی نکال رہے ہیں۔ ڈاکٹروں نے جو مجھے صورت حال بتائی، اور جی ان ہوں اس صورت حال پر کہ جب ڈاکٹرز نے اس ریلی میں، نہ ان کی اپنی ذاتی تنخوا ہوں کا مسئلہ ہے نہ کسی اور چیز کا مسئلہ ہے نہ کوئی مراعات کا مسئلہ ہے نہ ان کی پر و موشن کا مسئلہ ہے، یہاں ڈاکٹرز کا ذاتی مسئلہ کوئی بھی نہیں ہے بلکہ یہ ایسا عوامی عام لوگوں کی بہتری کا مسئلہ ہے، کہ انہوں نے سٹی سکین کا مطالبہ کیا ہوا تھا، اور اسکے حوالے سے انہوں دو تین مہینے پہلے ہیئتہ منشیر کے ساتھ ان کی میٹنگیں بھی ہوئی تھیں اور اس کے منٹس بھی یہ میرے ساتھ ساتھ اور میں یہاں جمع کرنا اور اس کا حصہ بناتا ہوں۔ انہوں نے ان کے ساتھ مان بھی لیا کہ نہ سول ہسپتال میں سٹی سکین ہے نہ کسی دوسرے ہسپتال میں، BMC میں جو ہمارے وقت میں جو ہماری گورنمنٹ میں وہاں MRI تھی وہ بھی ناکارہ بنا دی۔ اور جو سٹی سکین تھی وہ بھی ناکارہ بنا دی، نئی سٹی سکین اور MRI کے لیے اور دوسرے ٹیسٹ کی مشینوں کے لیے انہوں نے جو مطالبہ کیا ہوا تھا، انہوں نے مجھے کہا، کہ تین چار مہینے سے ہمارے ہیئتہ منشیر سے اور ہیئتہ ڈیپارٹمنٹ کے مذاکرات اور اس پر میٹنگ ہوئیں، وہ ہمارے ساتھ سب کچھ مان لیا۔ لیکن اس کے بعد جب انہوں نے معابرے پر عملدرآمد نہ کیا انہوں ہمارے ساتھ میٹنگوں میں جو بات کی تھی اس پر کچھ عمل نہیں کرتا تھا، تو انہوں کہا کہ ہم نے پر امن احتجاج کرنے کے لیے وہاں سے یہاں اسے میں تک آنے کے لیے اور یہاں انہوں نے مشریز صاحبان کے اسی گورنمنٹ کے سامنے اسی ایوان کے سامنے ہم عوامی مسئلے کو کیونکہ اس کو عوام کے سامنے ہم نے پیش کرنے کے لیے ادھر آئے تھے اور اس میں کیا ہوتا تھا۔ تو بتارہا تھا کہ ہمیں پہلے بتایا کہ ہم آپ کو اس لیے اجازت نہیں دیتے کہ دفعہ 144 ہے۔ جب ہم نے معلوم کر لیا تو پر لیس کلب والوں نے کہ یہاں آج دور بیلیاں اور نکلتے ہیں، تا جروں کی اور ایک تنظیم کی ریلی ہے، پھر انہوں کہا کہ ایک خود کش آیا ہے اس وقت کوئی بھی دھماکہ کر سکتا ہے انہوں نے کہا کہ ہم خود کش اگر ڈاکٹروں کے لیے آتے ہیں اور ادھر آتے ہیں تو ہم اس کے لیے تیار ہیں، اس عوامی مسئلے کو اجاگر کرنے کے لیے اس معزز ایوان کے سامنے اور یہی حکومت کے سامنے ہم اس مسئلے کو اجاگر کرنے کے لیے اور ہمارا ذاتی ڈاکٹروں کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، عام مریض کے اور

بلوچستان کے عوام کا مسئلہ ہے لیکن پھر انہوں کاہا کہ ہم جب کچھری تک پہنچتے تو پھر دوبارہ یہ لوگ آگئے، پھر ہمیں روک لیا۔ بہر حال یہ ساری صورتحال ڈاکٹروں کے حوالے جب معاملہ اس طرح ہوا اور اس عوامی مسئلہ کے لیے انہوں نے پر امن ریلی نکالنی تھی، تو مجھے بتائیں میڈم اپنیکر صاحبہ! ڈاکٹر کے دور میں مارشل لاء کے دور میں آمر کے دور میں اس طرح شیلنگ اس طرح معصوم ڈاکٹروں اور ہمارے مسیحیوں اس کو مسیحی کہتے ہیں اور جو انسان کے لیے مسیحی ہیں، وہ مسیحی بھی اپنے لیے نہیں بلکہ انہوں نے ہی مریضوں کے لیے جو ہم نے انکے لیے تعینات کئے تھے، تو میڈم اپنیکر صاحبہ! اس پر شیلنگ اور یہاں تک ان کو وہ کر دیا، اگر وہ آنسوگیں وغیرہ تو چلا یک بات تھی، لیکن پھر بھی ایک باوقار پیشے کے لوگوں پر باعزم اور ایک اس طرح لوگوں کے کوہ ہمارے معاشرے کے ایک پروقار اور باعزم لوگ سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے یہاں تک کر دیا، کہ ایک ڈاکٹر اسد جو انکی پوری زندگی بیچارہ انہوں نے اس تعلیم کے لیے وقف کیا تھا، پھر وہاں جا کر کے امریکہ سے ڈگری حاصل کر لی، مجھے بتایا گیا ہے کہ پورا پاکستان میں دس ڈاکٹر ہیں وہ میڈم لیں اُس سائیڈ میں جو ڈگری حاصل کر لی، اُن میں سے ایک ڈاکٹر اسد ہے۔ لیکن اس نے کتنے خرچے کتنے اخراجات کتنی تکالیف برداشت کر کے اور وہاں جا کر کے امریکہ سے ڈگری حاصل کر کے اسی قوم کی خدمت کے لیے۔ وہ یہاں آتے ہیں وہاں بھی اسکو Job مل جاتی تھی، پاکستان کی سہولت اُن کوں سکتی تھی لیکن انہوں نے اپنی قوم کی خدمت کیلئے واپس آئے۔ آپ بتادیں جب کوئی مریض ادھڑیٹ کیلئے آ جاتا ہے یعنی شوگر کا ٹیسٹ، مجھے بتایا گیا ہے کہ دو بجے کے بعد وہاں hospital میں شوگر کا ٹیسٹ کیا ہوتا۔ وہاں شوگر کے ٹیسٹ کا انتظام نہیں۔ اگر کوئی ایکسینٹ کر کے آ جاتا ہے وہاں کوئی کینسر کا مریض، دل کا مریض آ جاتا ہے اور کتنے serious مریض آ جاتے ہیں لیکن آپ کے hospital میں کوئی چیز نہیں ہے۔ اور جو پہلی مشینیں تھیں اُن کو ناکارہ بنا دیا۔ ہمارے وقت میں جو MRI وہاں نصب کی تھی اب وہ اپنے بندے کو دیا ہوا ہے، پرانیویٹ میں چار ہزار روپے اور وہاں بھی نہیں چار ہزار روپے لیتے ہیں۔ پرانیویٹ میں چار ہزار دوسروپے لیکن وہاں جا کر کے چار ہزار۔ لیکن وہ جو دوسروپے کی دوائی ہے وہ منگواتے ہیں۔ تو یہ بھی ساڑھے چار ہزار تک پہنچ جاتا ہے۔ تو اس طرح صورتحال میں ڈاکٹروں نے جو تحریک چلائی اسی مقصد کیلئے چلائی ہے میں انکو خراج تحسین بھی پیش کرتا ہوں اور میں نے جتنی بھی تحریکیں دیکھی ہیں، ہر ایک ملازم نے اپنی مراعات کیلئے اور ملازمتوں کیلئے لیکن یہ واحد تحریک ہے وہ مریضوں کے لئے تھی۔ لیکن وہاں اُس ڈاکٹر کو آنکھوں سے محروم کر دیا تو یہ صورتحال مارشل لاء سے بھی بدتر ہے۔ اور جمہوری دور میں، اور جمہوری وقت میں اس قسم کی کارروائی کرنا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس پرے ایوان کو XX

آنا چاہئے۔ تو اس سلسلے میں میں سمجھتا ہوں ہیلٹھ کے حوالے سے جوانہوں نے۔۔۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: پرانگ آف آرڈر میڈم اسپیکر! غیر پارلیمانی الفاظ حذف کیئے جائیں۔ الفاظ کا چنان اچھا ہو۔۔۔ (مداخلت۔شور)

میڈم اسپیکر: جعفر صاحب! غیر پارلیمانی الفاظ حذف کیئے جاتے ہیں۔ مولانا صاحب آپ اس کو conclude کریں۔

مولانا عبدالواسع (قائد حزب اختلاف): میڈم اسپیکر صاحبہ! میرے الفاظ اگر ان کے بارے میں ہیں تو میں نے لے لیا۔ لیکن بحیثیت ایک سیاسی ورکر ایک جمہوری شخص اس طرح شیلنگ کرنا میں نے مارشل لاء میں بھی نہیں دیکھا ہے اور جمہوری دور میں مجھے آج بھی X آتا ہے۔ کل بھی آتا ہے اُن کو آتا ہے آ جائے اُن کا اپنا کام ہے میں آج بھی اس قائم ہوں۔۔۔ (مداخلت۔شور)

میڈم اسپیکر: مولانا صاحب! آپ conclude کریں *admissibility* پر بات کریں۔

قائد حزب اختلاف: میڈم اسپیکر صاحبہ! اس تحریک التوکو بحث کے لئے منظور کیا جائے۔ یہ ڈاکٹر جوہار اسلامیہ اور مسیحیا ہیں۔ ابھی ڈاکٹر اسد کی آنکھیں کون دیتا ہے اب ان کی زندگی کون واپس دیتے ہیں۔ اُن کی زندگی جوانہوں نے تباہ کر دی وہ مجھے بتائیں اس کے ذمہ دار ہم کس کو ٹھہراتے ہیں۔ جب وہ اتنے شریفوں اور اتنے باعزت وہاں جمہوری لوگوں کا بیٹھا ہوا تو اس ڈاکٹر کا میں کس سے پوچھوں کہ انکی آنکھیں ابھی کون دیتا ہے۔ تو اس حوالے سے ان کی طرف سے کوئی زیادتی ہوئی تھی اگر ان کی طرف سے املاک کو نقصان پہنچا، یا کسی شخص کو نقصان پہنچا تو پھر پیش آج مجھے کوئی کہہ دے کہ ڈاکٹر ویں نے یہ غلطی کی ہے اور سرکاری املاک کو نقصان پہنچایا یا کسی فرد کو نقصان پہنچایا اس وجہ سے وہ مجبور ہو گئے۔ لیکن اگر نہیں ہے آج اس ایوان سے میں ان لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر اسد کی آنکھیں اُس کو دوبارہ کون لوٹاتا ہے۔

میڈم اسپیکر: شاہدہ رووف صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ رووف: میڈم اسپیکر صاحبہ! in detail مولانا واسع صاحب نے بتا دیا لیکن یہاں ایک دو چیزیں ہیں جس کو میں ذاتی طور پر وضاحت کرنا چاہوں گی کہ یہ پہلا واقعہ نہیں تھا کہ اسمبلی کے باہر کوئی احتجاج کرنے آیا مجھے بارہ یا ساڑھے بارہ سال ہو گئے ہیں اس اسمبلی میں، اور میں نے بارہ یہ سب کچھ ہوتے دیکھا ہے کہ جب لوگوں کے جائز مسائل حل نہیں کیے جاتے ہیں تو وہ مجبور ہو جاتے ہیں احتجاج کرنا اُن کا آئینی قانونی حق ہے اور وہ کر سکتے ہیں۔ اگر یہ ڈاکٹر زاپنی پلک کے لئے اصلاحات کے نام پر ایک پر امن ریلی نکال رہے

تھے اور وہ صرف یہ چاہ رہے تھے کہ ان کو اسمبلی تک چھوڑا جائے۔ اور آپ کے ٹریئری پنځر پر جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ان سے ایک یاد معزز رکن چلے جاتے ہیں جیسا کہ ہمیشہ ہوتا رہتا ہے۔ ان سے مذاکرات ہوتے ان کے تحفظات سنے جاتے اور ان کو قائل کر لیا جاتا اور ان کے جو پوائنٹس مانے والے تھے وہ مان لیے جاتے۔ لیکن میرے لئے سب سے shocking point یہ ہے کہ اس سارے کارنامے کے پیچھے کون محرک تھا۔ ہمیں بڑی افواہیں سننے میں آئیں کہ نواب صاحب کی حکومت کو ہٹانے کیلئے یہ اقدامات تھے۔ تو میں سب سے پہلے چاہوں گی کہ اُسی رات کو TV پر پئی چلتے دیکھا کہ نواب صاحب نے ایک کمیٹی form کی جس کو شاید ہمارے وزیر داخلہ صاحب ہیڈ کر رہے تھے۔ تو وہ بھی اس سلسلے میں ہماری رہنمائی کریں گے کہ آخر اس کے پیچھے کون تھا جس نے یہ آرڈر کیا کہ اس طرح سے تشدد کیا جائے۔ اور انکو اسمبلی کے گیٹ تک آنے سے کیوں روکا گیا؟ یعنی وہ جو بھی بندہ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ یہ دہشت گرد ہیں یہ آپ کی اسمبلی کو نقصان پہنچانے آرہے ہیں۔ بھی وہ تو پر امن ریلی تھی جو اپنے عوام کے لئے، اُس گورنمنٹ سے جس کا نعرہ شروع دن سے یہ رہا ہے کہ تعلیم اور صحت اُسکی priority ہیں۔ اُس گورنمنٹ سے بھیک مانگ رہے تھے اپنے مریضوں کیلئے کہ ہمیں جائز facilities provide کی جائیں ہمارے hospitals کو جس سے ہم محروم ہیں جن کی وجہ سے لوگوں کو face کرنا پڑتا ہے۔ ہم نے بارہاں چیز کی طرف اس ایوان کی توجہ مبذول کروائی ہے کہ تمام چیزوں سے بری الذمہ ہو جانا کہ ہم نے صحت کا بجٹ بڑھا دیا ہم نے تعلیم کا بجٹ کا بڑھا دیا۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں جس پر آپ کو appreciate کیا جائے۔ آپ یہ بتائیں کہ اتنا بجٹ بڑھا کر آپ نے output کیا یا آج بھی آپ کے ڈاکٹر زاگر اس چیز کیلئے احتیاج کر رہے ہیں کہ ان کو وہ facilities نہیں ہیں جو ان کو چاہئیں یہ آپ کی کارکردگی پر ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ اب ان سب واقعات کے بعد یہ تو ہمیں ہاؤس بنائے گا لیکن ڈاکٹر زکی طرف سے جو چیز سامنے آئی ہے کیونکہ ظاہر ان کے جو تحفظات تھے اور اس کے بعد انہوں نے جو شدد برداشت کی جس کی وجہ سے آٹھ ڈاکٹر زخمی ہوئے ڈاکٹر اسد کی آنکھیں ضائع ہو گئیں جو ایک سرمایہ تھا بلوچستان کا۔ یہ سب ایک بہت سوالیہ نشان ہے۔ لیکن ڈاکٹر زاس کے بعد یہ کیا کہ پولیو ہم جو جاری تھی ہمارے صوبے میں اسکا اور ODP's کا بائیکاٹ کر دیا جس کی وجہ سے اب مریض اور اس صوبے کے غریب عوام پر بیشان ہیں جو پرانیویٹ ہسپتالوں میں نہیں جاسکتے۔ تو میری آپ لوگوں سے صرف یہ request ہے کہ وہ گورنمنٹ جو تعلیم اور صحت کو ہمیشہ اپنی priority کہتی آئی ہے۔ خُدارا! وہ فوری طور پر یہ گ ڈاکٹر زکی ساتھ negotiate کرے، ان کے جائز مطالبات کو تسلیم کیا جائے تاکہ باقی لوگ جو خوار ہو رہے ہیں انکو بچایا جاسکے۔ یہاں یہ

بات آجائی ہے کہ میرے لئے فلاں word کیوں استعمال ہوا میرے لئے یہ لفظ کیوں استعمال ہوا اس مقدس ایوان میں۔ ہمیں یہ پتہ نہیں کہ ہمارے act کیا ہے۔ ہمارے ان acts کی وجہ سے لوگ کیسے سفر کر رہے ہیں۔ میری گزارش ہے آپ کے توسط سے منظر ہیلتھ بھی یہاں ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس چیز کو دیکھیں اور ہمیں آگاہ کریں کہ اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے۔

میڈم اسپیکر: محترمہ حسن بانو صاحبہ۔

محترمہ حسن بانو رختانی: بہت شکریہ میڈم اسپیکر۔ جیسا کہ میرے colleague نے اور میرے اپوزیشن لیڈر نے تفصیلًا بات کی ہے۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ یہ جب اسمبلی کے طرف احتجاج کیلئے پر امن طریقے سے آ رہے ہیں اُن کو روکا گیا پھر ان پرشیلگ کی گئی لاٹھی چارج کیا گیا صرف اسمبلی تک آنے کیلئے تو یہاں پر آنے سے روکا گیا۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کیا یہ جمہوری دور نہیں ہے۔ کیا اس وقت یہاں مارشل لاء کا دور ہے یا فوجی دور ہے۔ یہاں اسمبلی کے آگے سرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں یا ہم پر سرخاب کے پر لگے ہوئے جو وہ ہم تک نہیں پہنچ سکتے۔ جب ہم ووٹ لینے اُن کے پاس جاسکتے ہیں جب ہم جلسے جلوس اُن سے کرو سکتے ہیں۔ کیا اُن کا یہ حق نہیں بتتا تھا کہ وہ یہاں آ کر اپنا احتجاج کریں۔ اور احتجاج وہ کیا کر رہے تھے اپنی ذات کیلئے کچھ نہیں کر رہے تھے وہ MRI مشین اور دیگر سہولیات کیلئے میڈم اسپیکر! ابھی یہاں بات چل رہی تھی X کی۔ مجھے X آتی ہے ڈاکٹر اسد کی فیملی سے جنہوں نے ساری زندگی اپنی اولاد پال پوس کر کے بڑا کیا تاکہ وہ ہماری خدمت کر سکیں اور انہیں اس کے عوض میں کیا دیا۔ ہم نے اُن کو گولی کا نشانہ بنایا ہم نے اُس کی آنکھیں ضائع کیں۔ مجھے شرم آتی ہے اُن نوجوانوں کی فیملی سے جن کو روڑوں پر گھسیٹا گیا۔ مجھے X آتی ہے اُس وقت آتی جب میں سول ہسپتال جاتی ہوں تو وہاں مریضوں سے زیادہ لال بیگ پھر رہے ہوتے ہیں۔ مجھے X آتی ہے اُس وقت جب میں مریض کو لیکر سول ہسپتال جاتی ہوں وہاں لفت خراب ہوتی ہے۔ مجھے X آتی ہے اُس وقت ابھی پیشیں کی بات لے لیں کہ وہاں ایک لیڈی کی death ہو گئی جہاں لیڈی ڈاکٹر نہ ہو نیکی وجہ سے میڈم اسپیکر! ہمیں ہر لمحہ ہر وقت X آتی ہے۔ جمہوری دور میں لاکھوں نہیں اربوں روپے فنڈز لیے جاتے ہیں۔ کیا میں پوچھنے کا یہ حق نہ رکھتی ہوں کہ سول ہسپتال میں بدبوکیوں ہے وہاں ڈاکٹر موجود کیوں نہیں ہوتے۔ جب یہاں ڈاکٹر احتجاج کرنے یہاں آ رہے تھے ہم نے ڈنڈوں کے زور پر ان کو خاموش کروانے کی کوشش کی۔ میڈم اسپیکر! میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس چیز کو سامنے لیکر آئیں کہ یہ آرڈران کو کس کی طرف سے ملا تھا وزیر داخلہ کی طرف سے ملا تھا یا یہ صحت کی طرف سے ملا تھا یا چیف منٹر کی طرف سے ملا تھا۔

لاٹھی چارج اور فائزگ ویسے نہیں ہوتی جب تک اُپر سے کسی کو آڑ نہیں ملے کہ کسی پرفائزگ کر سکے یا لاٹھی چارج کریں۔

میر سرفراز احمد گنڈی (وزیر دا خلہ و قبائلی امور و جمل خانہ جات): پونٹ آف آرڈر میڈم اسپیکر! کیا یہ تحریک التوا ایڈمٹ ہوئی ہے؟

میڈم اسپیکر: نہیں یہ تین محکیں تھیں تینوں اس کا admissibility پر بات کر رہے ہیں۔ جی۔

محترمہ محسن بانور خشناںی: میڈم اسپیکر! میں آخر میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس چیز سے پہلے کہ بہت ہی گھمیں صورت میں اپنے وزیر صحت، قائد ایوان سے جس کو بھی موجود ہونا چاہئے تھا، وہ نہیں ہیں۔ وہ اس مسئلے کو دیکھے اور حل کرنے کی کوشش کریں۔ کوئی ناجائز مسئلہ نہیں کوئی ایسا آسمان سے اُترا ہوا مسئلہ نہیں ہے جو حل نہ ہو سکے۔ تو آپ سے یہی گزارش ہے کہ میرا پونٹ آس تک پہنچا جائے۔ رہی XX ہونے کے میرے بہن بھائی میٹھے ہوئے ہیں جب ہم گھر گھر جا کر ووٹ مانگتے ہیں اُس وقت ہمیں X نہیں آتی۔ میں آپ ہم سب مل کر انہی کے حقوق کے لئے یہاں آتے ہیں۔ اُن ہی سے ووٹ لیکر آتے ہیں۔ تو ان کے حقوق کے لئے بات کرنا ہم پر فرض ہے ناں کہ اس کرسی پر بیٹھنے کے بعد ہماری شاخیں یا ہمارے پر نکلیں کہ لوگ ہم تک پہنچ نہ پائیں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: پونٹ آف آرڈر میڈم اسپیکر۔

میڈم اسپیکر: سردار صاحب اس پر ابھی گورنمنٹ کا point of view لے لوں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: میں ایک request کرنا چاہ رہا ہوں۔ جب تحریک التوا منظور ہو جائے جس دن آپ بحث کیلئے رکھیں گی تو پھر اُس دن میں اس پر بولوں گا۔ اس میں ایک چیز جو کہ ہمیں انٹریشنل لیوں پر وہ کر رہی ہے کہ میڈیا نے یہ کہا ہے کہ وہ پولیو کا بایکاٹ کریں گے۔ تو میری اس ایوان کے توسط سے اپوزیشن کی طرف سے اُنکے حوالے سے تحریک التوا بھی لائے ہیں، ہم اُن کے ڈکھ میں برابر کے شریک ہیں۔ ہمارے ساتھیوں نے کہا ہے میں ایک اپیل کروں گا اپنے یگن ڈاکٹرز سے اور پلس جو بھی ہمارے ڈاکٹر صاحبان ہیں یا جو بھی انکا متعلقہ اسٹاف ہے، کہ پولیو کا بایکاٹ نہیں ہونا چاہئے۔ یہ صرف کسی انتظامیہ کا مسئلہ نہیں ہے یہ انٹریشنل مسئلہ ہے۔ پہلے ہم اس میں بہت بدنام ہو چکے ہیں۔ پاکستان کا سلسلہ ایئر پورٹوں پر تو میں اس ایوان کے توسط سے شاید میرے باقی ساتھی بھی اس چیز کی حمایت کریں اور مجھے سپورٹ کریں کہ ڈاکٹرز صاحبان جو ہمارے میخاہیں جو ہمارے لئے قابلِ احترام ہیں میری اُن سے دست بستہ گزارش ہے کہ پولیو کو ڈسٹریب نہ کریں۔ باقی جو ہماری تحریک التوا ہے اگر ایوان منظور فرماتا ہے تو ہم ہر اسٹھ پر ان کیلئے لڑنے کو تیار ہیں جو

ڈاکٹر اسد کا واقعہ ہوا ہے جس نے قربانی دی ہے۔ شکریہ۔

میڈم اسپیکر: سردار صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا۔ پلیز جتنے بھی غیر پارلیمانی الفاظ تقاریر کے دوران استعمال ہوئے ہیں ان کو کارروائی سے حذف کیتے جاتے ہیں۔ بھائی صاحب! گورنمنٹ سائیڈ سے۔

وزیر داخلہ و قبائلی امور و جیل خانہ جات: شکریہ میڈم اسپیکر۔ سب سے پہلے تو جو واقعہ ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ میڈم اسپیکر! کسی intention نہیں تھی۔ گورنمنٹ کی intention بالکل یہ نہیں تھی کہ خدا نخواستہ کسی پر لाहی چارج کیا جائے بیک وقت دوریلیز نکلنی تھیں ایک تاجر نکال رہے تھے اور ایک ڈاکٹر۔ میں حقاً آپ کے سامنے رکھ لیتا ہوں اور پھر اس کے بعد اس پر decision لیجئے گا۔ بیک وقت دوریلیز تھیں ایک ریلی پرلاہی چارج نہیں ہوئی اور ایک پر ہو گئی اس سے پہلے بہت ساری ریلیز نکلیں یہاں پر۔ آج بھی کوئی شہر میں رکشہ ڈرائیورز نے ایک ریلی نکالی اس پر بھی کوئی لाहی چارج نہیں ہوئی۔ حکومت کا خدا نخواستہ اگر یہ perception develop کیا جا رہا ہے۔ کہ گورنمنٹ ڈاکٹر سے جدا ہے ڈاکٹر زہارے بچے ہیں ہمارے بھائی ہیں اس سوسائٹی کے بڑے اہم ترین role play کر رہے ہیں لوگوں کے سیجا ہیں۔ تو قطعاً حکومت اور ان کے درمیان کوئی ایسی نہ ماضی میں تھی نہ آئندہ ہو گی کہ ہم علیحدہ علیحدہ identity ہو کے اور یہ perception دیا جائے کہ وہ ہمارے دشمن ہیں یا ہم گورنمنٹ ان کے دشمن ہیں۔ اب اُس واقعہ کے محکمات پر آ جائیں میڈم اسپیکر! تو ایک ریلی نکالنے کیلئے، ایک جلسہ کرنے کیلئے، ایک جلوس نکالنے کیلئے، آئین پاکستان جو رواز آف ننس یہ کہتے ہیں کہ آپ گورنمنٹ سے، سول ایڈمنیسٹریشن سے پہلے اس کی permission لیتے ہیں لا اس ریلی کی last moment permission کیلئے unfortunately پریکویسٹ کی گئی ایک درخواست دی گئی اور اس درخواست پر یہ ڈاکٹر زکی ایسوی ایشن کیسا تھا ایک میٹنگ ہوئی اس میٹنگ میں یہ طے پایا کیونکہ آج ایک اور ریلی نکل رہی ہے لہذا آپ اسی مہینے کی بارہ تاریخ کو جو ہمارا اجلاس ہو رہا ہو گا تو آپ اس تاریخ کو بیٹھ کر ریلی نکالیں۔ لیکن پھر last moment پر وہ ریلی جب نکال لی گئی تو جب وہ اس چوک پر آئی۔۔۔

میڈم اسپیکر: اجازت کے بغیر نکالی گئی؟

وزیر داخلہ و قبائلی امور و جیل خانہ جات: جی اجازت کے بغیر وہ ریلی نکالی گئی۔ اس کی permission نہیں تھی۔ اس کے بعد میڈم اسپیکر! اب پولیس کی سچوئیشن آپ دیکھیں۔ آپ کے علم میں ہے اس ہال کو بھی پڑے

☆ بحکم میڈم اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ **xxxxxx** کارروائی سے حذف کر دیئے گئے۔

ہونا چاہیے کہ on that particular day there was a threat of a suicide attack on this august House. اس قسم کی threat بھی موجود تھی جس کو آپ کیسا تھوڑی بھی شیرک کیا گیا ہے میڈم اسپیکر اور ایک دن پہلے آپ نے اس کی میٹنگ بھی یہاں پر کال کی تھی۔ تو میڈم اسپیکر! اس سے پہلے بھی ایک پولیس والا اس بات پر اپنا کیریئر داؤ پر لگا چکا ہے کہ وہ ریڈ زون میں اٹھ رہا جب مستونگ میں پشتوں کا واقعہ ہوا اور اس کے بعد سے اس کا کیریئر اور انکوائری ہو گئی۔ گورایا ایس ایس پی بڑا کیریئر آفیسر تھا لیکن اس پر آج بھی ایک ڈیپارٹمنٹل انکوائری ہو رہی ہے۔ اور اس کا کیریئر داؤ پر لگا ہوا ہے۔ تو میڈم اسپیکر! ایسے میں جب ہمارے لوگ یہاں سے ان کیسا تھوڑی negotiation کرنے بھی گئے ہیں۔ تو اس کے بعد وہ مذکور ہو گئی وہاں اور اس کے بعد پولیس کو ہم نے پرواہنہ کیا کیا ہے حالات کنٹرول کرنے کیلئے، this is very important to know. میڈم اسپیکر! کہ ہم نے ان کو کوئی واٹر کیتھر نہیں دیے ہیں ہم نے ان کو کوئی ہیلی کا پٹر پروائیڈنگ نہیں کیا ہے۔ ہمارے ریسورس بھی شاید اس کی اجازت نہ دیں۔ ہم نے ان کو دو چیزیں دی ہیں ایک ٹیکر گیس کے شیلر اور ایک ڈھنڈا ان کے ہاتھ میں ہے جس سے وہ جووم کو کنٹرول کرتے ہیں جلد دنیا میں باقی دنیا میں ایسا بہت کم رہ گیا ہے۔ اور ان کے پاس واٹر کیتھر ہیں۔ باقی صوبوں میں بھی وہ چیزیں ہیں۔ لیکن اب وہ ڈبھیٹ ہو گئی وہ لڑائی ہو گئی۔ اس پر کیا ہوا اس پر گورنمنٹ نے کیا کیا۔ سب سے پہلے آنراہیل سی ایم نے اس کا نوٹس لیا وہ ملک سے باہر تھے اور انہوں نے وہاں سے اس کا نوٹس لیا۔ اور ایک کمیٹی بنائی جو انکوائری کر گئی کہ یہ لڑائی کیوں ہوئی؟ یہ کس بات پر ایک ورثن یہ ہے پولیس کا کیونکہ میں اس کمیٹی کو ہیڈ کرتا ہوں اُسی میں میرے ساتھ آنراہیل دوست ہیں رحمت صاحب منسٹر ہیاتھ اس پر منسٹر ایجوکیشن ریجم زیارت وال صاحب جو کہ پشتو نخواہی پ کے پار لیمانی لیڈر ہیں اس آگسٹ ہاؤس میں اور اس کے علاوہ کمشنز ہے سیکرٹری ہوم ہے آئی جی پولیس ہے ایک ہائی لیوں کی کمیٹی بنائی ہے جو کہ اس کو انکوائر کر رہی ہے۔ اور ہمیں 48 آورز دیے گئے تھے۔ میں نے پھر آج سی ایم صاحب سے ریکوویٹ کر کے اس کو تھوڑا ایکٹھیڈ کئے تاکہ محکات جان سکیں کہ ہوئی کہ ایک ڈاکٹر صاحب جن کو ابھی میرے کو ایگ نے کہا کہ ان کی آئی سائیڈ لوز ہو گئی آئی سائیڈ ان کی چلائی ہے۔ میڈم! جہاں تک ہماری انفارمیشن ہے ابھی تک ڈاکٹر زان کا علاج کر رہے ہیں پاکستان کے بہترین ہسپتال میں گورنمنٹ آف بلوجستان ان کا علاج کر رہی ہے۔ ہم اُس رات کو میری سربراہی میں ایک میٹنگ ہوئی ہم رات کو دو بجے تک وہاں بیٹھے۔ ہم نے ان کیلئے پرائیویٹ جہاز، گورنمنٹ جہاز کا بندوبست کیا۔ کیونکہ

جو ہمارا ڈیپارٹمنٹل جہاز تھا ہوم ڈیپارٹمنٹ کا آئی جی پی کا میڈم اسپیکر! وہ گراونڈ ہوا تھا اور اس کے بعد ہمارے پاس سوں ایسوی ایشن اتھارٹی ہمیں یہ اجازت ہی نہیں کرتی کہ سی ایم والے جہاز میں ہم کوئی مریض کو لے کے جائیں۔ ایک یہ کہ ہم ایدھی والوں سے بات کر لیں۔ انہوں نے کہا جی اگلے afternoon میں ہم pick کرنے آئیں گے پھر پرائیویٹ جیٹ کمپنی ہے ان سے بات کی گئی۔ انہوں نے بھی ہمیں یہ کہا جی afternoon میں ہم لینے آئیں گے تو منسٹر آف انٹریئر، فیڈرل منسٹر آف انٹریئر سے بات کرنے کی کوشش کی وہ نہیں ملے تو پھر آزادیبل پرائم منسٹر سے بات کی ان کے سیکرٹریٹ سے بات کی گئی اور ان کا شکریہ کہ انہوں نے ہمیں جہاز پر مہیا کیا۔ ہم نے یہاں تمام منسٹر ز آئی جی پی، سیکرٹری ہوم، کمشنر جتنے بھی بلوچستان گورنمنٹ کے ادارے تھے، سب کے سب we went to airport ہم نے انکو یہاں سے بھیج دیا۔ سیکرٹری ہیاتھ نے ان کو کراچی ائیر پورٹ پر ریسیو کیا۔ آغا خان ہسپتال میں انکو پہنچایا گیا۔ ان کا ٹریننگ آج بھی حکومت بلوچستان انکا خرچ برداشت کر رہی ہے۔ اور ان کا مکمل علاج کیا جائیگا۔ قبل از وقت یہ کہنا اور یہ perception دینا میڈیا میں کہ ان کی eyesight ختم ہو گئی ہے۔ میڈم اسپیکر! چار لوگ اس وقت گرفتار ہوئے جن پر ایف آئی آر موجود تھی۔ باوجود اسکے کہ ہمارے پویس والوں کے گریبان پھاڑے گئے، پویس کے گریبان کا مطلب ہے اسٹیٹ کی وردی جس نے پہنی ہوئی اس کی اتنی ہی عزت ہے جتنی کوئی پاکستان کی فوج کی عزت ہے۔ جتنی ایف سی کی عزت ہے جتنی لیویز کی ہے۔ اس کا مطلب ہے اسٹیٹ پر حملہ۔ لیکن ہم نرم رہے جو چار لوگ پکڑے گئے تھے انکو چھوڑ دیا اور اس بات پر چھوڑا کہ ہمارا خدا نخواستہ انٹینشز یہ نہیں تھے کہ ہم نے ان پر تختی کرنی تھی اور اس سے پہلے ان کے ڈیماندز پر، منسٹر ہیاتھ بریف very nicely میرے سے زیادہ لیکن جو میرے علم میں ہے کہ جوان کا ایجاد اتحاد ایک سمری کی صورت میں موسو ہوا اس پر وہ جب فناں میں گیا تو فناں میں اس پر کچھ queries لگا وہ وابس سیکرٹری ہیاتھ کے پاس آیا وہ پھر موسو ہوا کیونکہ سی ایم اور سی ایس دونوں ادھر نہیں ہیں اس وجہ سے وہ پائپ لائن میں ہے۔

مولانا عبدالواسع (قائد حزب اختلاف): پرانٹ آف آرڈر۔ منسٹر صاحب اگر کوئی معلومات دینا چاہتے ہیں تو پھر اسی وقت ہاؤس کے سامنے جو۔۔۔۔۔

میڈم اسپیکر: مولانا صاحب! میں نے انہیں اس لئے موقع دیا کہ کم از کم وہ گورنمنٹ کا point of view آجائے تو اس کے بعد ہم مل کے۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: خدارا! یہ انسان کو اتنے غلام اور اتنے وہ نہ بنایا جائے کہ ہمارے بچوں کو تواب اس

طرح ہے کہ اگر پولیس والوں کا الگ ہے۔ ہر چیز اسٹیٹ کی نافرمانی تو پھر گولی کو چُپ کرلو۔ پھر ایسے حکم دیدو کہ وہ بھی ہے۔ تو کم از کم اس طرح ہمارے بچوں کو بد کرنے کیلئے بہانے نہ بنادو کہ کوئی وہاں جا کے اپنے حقوق کیلئے ۔۔۔

وزیر داخلہ و قبائلی امور و جیل خانہ جات: جناب عالی! آپ میرے لئے بہت قابل احترام ہیں۔ کوئی بہانہ نہیں بنا رہے ہیں۔ میں اس ground realities میں august House میں میڈم اسپیکر! یہاں کوئی بہانے نہیں بنا رہے ہیں یہاں ground realities بتاتی جاتی ہے۔ میڈم اسپیکر: مولانا صاحب! آپ کو ظاہم دیدیا تھا۔

وزیر داخلہ و قبائلی امور و جیل خانہ جات: میڈم اسپیکر! یہاں point of view دے چکے ہیں۔ میڈم اسپیکر: مولانا صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ لیکن صاحب! آپ اتنی detail میں بات نہیں کر سکتے۔ آپ اس کو conclude کر دیں۔

وزیر داخلہ و قبائلی امور و جیل خانہ جات: میڈم اسپیکر! میں conclusion پر ہوں۔ مجھے permission, but first let me to answer. یہاں کوئی بہانے کرنے کیلئے نہیں آتے ہیں اس august House میں جناب عالی۔ یہاں ہم ground reality بتانے آتے ہیں یہ ایک مقدس ہاؤس ہے اس پر جتنا آپ کو بولنے کا حق ہے اتنا مجھے بھی ہے۔ آپ نے اپنا point of view دیا ہماری اپوزیشن سے اور ہماری بہنوں point of view دیا۔ میرا حق بتاتے ہیں میں اپنا point of view دوں۔ پلیز مولانا صاحب آپ میرے بڑے ہیں میرے بزرگ ہے میں کسی rebuttal میں آپ کے ساتھ نہیں جانا چاہتا۔ میڈم اسپیکر اب ایک کمٹی فارم ہو گئی ہے۔ ہم ابھی یہ ڈاکٹرز سے ملاقات کیلئے جا رہے ہیں جب تک وہ کمٹی اپنی findings already done رہی ہیں تو میں اس تحریک the تو اکسپورٹ نہیں کرتا ہوں۔ گورنمنٹ اس تحریک the تو اکسپورٹ نہیں کرتی ہے۔ ابھی بھی ہم وہاں مینگ کرنی ہے۔ اس کے بعد بھی ہم نے جا کے مینگ کرنی ہے۔ ہم نے ان کو چار بجے کا ٹائم دیا تھا ابھی اسمبلی سیشن ہو گیا اس کے فوراً بعد ہم جا کر ان سے ملیں گے جو بھی چیز ہو گی ہم گورنمنٹ اس پر بڑی سیریں ہے۔ ہمارے بھی اتنے ہی بچے ہیں جتنے کسی اور کے ہیں۔ وہ ہمارے بھائی ہیں ہمارے لئے بھی ان کیلئے بڑا احساس ہے۔ رات کو چار بجے تک ہماری کینٹ کے ممبرز ہمارے ایم پی اے صاحب اس ان کے ساتھ رہ رہے ہیں پہلے دن بھی ہمارے فی میل مبرزان کیسا تھر ہے۔ تو میڈم اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ

گورنمنٹ اس تحریک کو سپورٹ نہیں کر رہی ہے۔ شکریہ۔

میڈم اپسیکر: ایک منٹ۔ ابھی اس پر ہم آئیں گے۔ جی شاہدہ صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ روف: نہیں نہیں آپ یہ دیکھیں انہوں نے بتایا incident ہو گیا اس کے بعد انہوں نے جو measurements لئے ہیں یعنی ہم نے جو وہاں، وہی آپ نے جو بات کی تھی کہ collapse وہ کیوں ہوا؟ وہ آپس میں لڑے کیوں؟ جس چیز کو آپ نے find-out کرنا تھا اُس کو تو آپ نے نہیں کر دیا۔

میڈم اپسیکر: شاہدہ صاحبہ! جب تک تحریک التوامیں نے پیش نہیں کی ہے۔ یہ منظور ہوتی ہے نہیں ہوتی ہے، آپ لوگ پلیز تشریف رکھیں۔ میں صرف ایک موقع دونگی منظر ہیلاتھ کو کیونکہ اسکا اس سے بڑا گہر اعلقہ ہے۔ آپ لوگ پلیز تشریف رکھیں۔ محترمہ عارفہ صدیق صاحبہ اور معصومہ صاحبہ۔ منظر ہیلاتھ پلیز۔ گورنمنٹ کا point of view کیونکہ اسکا اعلقہ بہت زیادہ منظر ہیلاتھ سے ہے۔ تو وہ پہلے اپنا point of view دیدیں پھر میں ایوان میں تحریک لاوں گی کہ وہ منظور کی جائے یانہ کی جائے۔ پلیز۔

میر حمت علی صاحب بلوچ (وزیر صحت): شکریہ میڈم اپسیکر۔ میرے خیال میں روز آف برنس یہی اجازت دیتے ہیں کہ حکومتی جو ایک موقف کو سننے کے بعد پھر رائے شماری ہوگی۔ بحث کیلئے منظور ہوگی۔ تمام ممبرز کا حق ہے کہ وہ بحث کریں۔ اور دوسری بات یہ ہے جہاں تک اس مسئلے کا اعلقہ ہے، یہ اہمیت کی حامل ہے۔ اس کو میں سمجھتا ہوں کہ جو آج ہمارے اپوزیشن کے دوستوں نے تحریک التوابع کی ہے اور میں سمجھتا ہوں اگر اپوزیشن کے دوست یہ claim کر رہے ہیں کہ ان کے بچے ہیں۔ ہم بھی اس سے زیادہ یہ claim کریں گے کیونکہ ہم سارے عوامی نمائندے ہیں۔ اور ڈاکٹر ز ہمارے اٹاٹھ ہیں ہمارے مسیحا ہیں۔ اس میں تفصیل سے بات ہوئی۔ میں یہی گزارش کروں گا ہمیں بھی سن جائے۔ تو میڈم اپسیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم نے باقاعدہ طور پر دیکھیں جن دوستوں نے یہ تحریک پیش کی ہے، افسوس کی بات ہے۔ وہ بھی تک ان کا حال پوچھتے ہیں ایک بات یہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ گورنمنٹ کی seriousness کو دیکھیں جو incident ہوا تھا دیکھیے یہاں ریلی اور یہ ساری چیزیں ہوتی ہیں پولیس نے ہر وقت فورسز نے تمام جو ریلیاں ہوئی ہیں جمہوری، پر امن انداز میں ان کو سیکورٹی فراہم کی ہے کوئی ایسا incident ہو چکا ہے جو اسے لیکن بہت سے خدشات اور خطرات یہ ہوتے ہیں اسی لئے سیکورٹی دیتے ہیں کہ وہاں دشمنی بھی ہو سکتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ تمام ذمہ دار دوستوں کو پہنچتے ہے کہ یہ under-threat ہے وہ ریڈ زون بلوچستان اسمبلی یہ تمام چیزیں ہیں ان خدشات کے باوجود ڈپٹی کمشنر، کمشنر کوئٹہ جو ذمہ دار ان پولیس کے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جی بارہ تاریخ کو ریلی نکالی

جائے۔ ریلی جب نکالی گئی اسمبلی جو مطالبات کی بات ہے میں تھوڑا پھر بیک گراڈنڈ کو بھی لٹچ کروں کہ آج ڈاکٹروں کے مطالبات کیا تھے۔ بیک گراڈنڈ میں کیا کیا آتا ہے اور کیا کیا ہوتا گیا ہے ڈاکٹروں کی ساتھ اگر آج کوئی کلام کرے کہ میرے بچے ہیں کل کی بات میں کروں گا اُس دن کیا رشتہ تھا۔ تو کہنے کا یہ مقصد ہے جو سرفراز صاحب نے کہا میں رات کو بھی گیا تھا۔ میں خاران سے آیا خاران میں میں دورے پر تھا۔ میں ایک دفعہ تو اس توسط سے اپنے دونوں ایم پی ایز محترمہ معصومہ حیات، عارفہ صدیق اور حیم زیارت وال صاحب، ہوم منسٹر کا میں انتہائی شکرگزار ہوں کہ فوری طور پر ڈاکٹروں کے پاس پہنچ گئے اس معاٹے کو tackle کیا۔ بلکہ اس طرح کے جو اقدامات ہوئے ہیں، اللہ کرے کسی ملک کے وزیر اعظم کیلئے نہیں ہو سکتے ہیں جو ان لوگوں نے گورنمنٹ کی سیریمیں پن اور کمٹنٹ کو ثابت کیا۔ راتوں رات جہاز منگوایا پھر ہمارے سیکرٹری ہیلتھ خود ڈاکٹر ہیں جیشیت ڈاکٹر وہ اسلام آباد سے کراچی پہنچا اس نے ایئر میں پر اس کو ریسوکیا خود لے کر گئے آغا خان اور ان باتوں میں کلیسر فائی کروں کہ اس کی کوئی آنکھ نہیں چلی گئی ہے۔ ایک مافیا پیچھے بیٹھ کے فیس بک پر پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ گورنمنٹ کو مجبور کر رہا ہے۔ ساری چیزوں کو حالات خراب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور یہ ناکام کوشش ہے اور یہ ڈاکٹر ہمارے بچے بھائی ہیں ہم ان سے آن بورڈ ہیں۔ پوری رات ہم ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے آج سو فیصد اپنی پولیو ہم کو کمپلیٹ کیا ہے۔ اور جن دوستوں نے جن پیر امید کیس نے، ایل اینچ ڈبلیو ز نے جو ہمارا ساتھ دیا ہے وہ قوم دوستی کا ثبوت ہے۔ باقی ہم ان اپنے دوستوں کی ساتھ میں اور زیرے اور حیم زیارت وال صاحب تینوں ادھر بیٹھے تھے، رات چار بجے تک وہ ہمارے ساتھ کو آپریشن کر رہے ہیں۔ ان کے جو مطالبات اتنے بڑے اس طرح کے مطالبات نہیں ہیں ایک incentive ہم بڑھا رہے ہیں ڈاکٹروں کے جو ہم نے ضلعوں کو کلیسا کیا ہے اے، بی، سی، ڈی، تک دور دراز علاقوں میں جاتے ان کی تخلوہ کو ہم ڈبل کر رہے ہیں دوسرا بات یہ ہے ان کے stipends release کیفیوژن آئی کہ پیسے کم پڑ گئے پھر ڈپارٹمنٹ نے لکھا تھا کہ یہ نیکل مسئلہ تھا حالانکہ اسٹوڈنٹس بڑھ گئے ان میں یہ کفیوژن آئی کہ پیسے کم پڑ گئے پھر ڈپارٹمنٹ نے لکھا تھا کہ یہ نیکل مسئلہ تھا حالانکہ میں clarify کر کے میں خاران نکلا تھا دوسرے کیلئے۔ سی ایس غیر ملکی دورے پر تھا اس کی غیر موجودگی میں یہ approved نہیں ہو سکتا لیکن اسی میں کوئی جذباتی فن آیا۔ میڈم اپسیکر! کچھ بتیں ہیں۔

میڈم اپسیکر: اس میں یہ سوال بھی آیا ہے کہ عوام کیلئے نکلے تھے۔

وزیر صحت: دیکھئے نال میں انہی باتوں کو کلیسا کرتا ہوں۔ میں آج بھی یہ سوال raise کرتا ہوں کل ڈاکٹروں کی کمیٹی سے یہ سوال raise کیا۔ اگر کوئی میڈم لیسن نہیں عوام کو نکلنا چاہیے۔ عوام کے نمائندے جماعت

ہیں مختلف ناموں سے۔ عوام احتجاج کریں نا۔ تو عوام کیوں احتجاج نہیں کرتے ہیں اور میں آج یہ assure کرتا ہوں اس ذمہ دار فلور کو جو ہمارے ایم ایس ڈی میں جو لسٹ ہے جو میدیڈ یعنی available ہے آج بھی میرے اپوزیشن لیڈر ساتھ آ جائیں ایک آزاد کمیٹی کے تھرو جاتے ہیں ہسپتال میں جو مریض بیٹھے ہیں جو کچھ لوٹی ہوتا ہے اگر کوئی میدیڈ یعنی available نہیں ہوئی، جا ہے۔ لیکن کیا سول ہسپتال کی اوپی ڈی کو بند کرنا پرائیویٹ ما فیا کو ایک فائدہ دینے کی بات نہیں ہے آج سیلم کمپلیکس زرغون روڈ جیلانی ہسپتال تک جاؤ، غریبوں کو لوٹا جا رہا ہے۔ ہاں اگر عوام کیلئے تمام ہسپتالوں کی اوپی ڈیز بند ہو جائیں۔ ایک بات میں mention کروں جیلانی ہسپتال کا میدیڈ یکل اسٹور ماہانہ بیس لاکھ روپے کے کراچی پر ہے۔ کیا یہ ان غریبوں سے نہیں لوٹا جا رہا ہے یہ ساری چیزیں؟ یہ ایک دکان کا، یعنی ایک فیکٹری کا کراچی بیس لاکھ نہیں ہے۔ میدیڈ اسپیکر! اگر ہم سیاست کریں تو ہم ایمانداری سے کریں یہی floor گواہ ہے آپ گواہ ہیں بیٹھے ہوئے خود as a custodian کے مسئلہ تو اس دن ڈاکٹروں کا تھا جب یہ زگارنو سوڈا ڈاکٹر ہڑتال پر تھے خود سوزی کر رہے تھے تو ہمارے موصوف خود سینئر منستر تھے، منظر ہمیلتھ بھی اُس کی پارٹی کے تھے۔ وہی الفاظ مجھے آج بھی یاد ہے آپ لابریری سے نکال کر لائیں کہ کوئی ڈاکٹر جلے یا مرے یا بھاڑ میں جائے ہمیں کوئی واسطہ نہیں ہے آج claim ہو رہا ہے ”کہ ہمارے بچے ہیں“۔ اسی floor پر میں نے قیص اُتار کر احتجاج کیا تھا انہی ڈاکٹروں کے لئے۔ سر! ذرا سینی دوسری بات یہ ہے کہ میدیڈ اسپیکر۔۔۔۔۔

میدیڈ اسپیکر: عبد الرحمن کھیتران صاحب! نہیں ان کو کمپلیشن کرنے کے لئے کیا تھا کہ ایک، اچھا ٹھیک ہے۔

وزیر صحت: آپ موقف کوئی نا۔ آپ نے بات کی میں بھی بات کروں گا۔

میدیڈ اسپیکر: میں نے آپ سب کو پورا موقع دیا، سردار صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر صحت: نہیں یہ recently باتیں ہیں ہماری یاد اشست اتنی کمزور نہیں نا۔ تو اس پر سیاست چکانا بھی اچھی بات نہیں ہے آپ مجھے کمپلیٹ سینی۔۔۔ (داخلت۔شور)

میدیڈ اسپیکر: ٹھیک ہے سردار صاحب! آپ کا point آ گیا۔ میں ان کو conclude کے لئے کہہ رہی ہوں تشریف رکھیں۔۔۔

وزیر صحت: میدیڈ اسپیکر! کرتا ہوں 1998ء کو شعاع حساق ایک ڈاکٹر ہے اس کا بھی ہاتھ ٹوٹا ہوا تھا اس پر لالھی چارج کیا گیا۔ وہ خود ایک گواہ ہے۔ نہیں میدیڈ اسپیکر! پھر 2011ء کو جو ڈاکٹروں پر گولیاں بر سائی گئیں وہ

خود سینٹر نسٹر تھامیں خود بلڈ دیا ہے۔

میدم اسپیکر: آپ میری بات سنیں آپ کے **conclude** تحریک پروونگ کرتی ہوں میں تحریک پروونگ کرتی ہوں۔ آپ **please** تشریف رکھیں۔

وزیر صحت: میں نے خود ان زخمیوں کو بلڈ دیا ہے لیکن آج دیکھنے نا آج یہ ہے گورنمنٹ نے سیر لیں لیا ہے اس مسئلے کو گورنمنٹ کوئی کوتا ہی نہیں دکھائے گی ہم اس چیز کی انکواڑی کر رہے ہیں۔

میدم اسپیکر: آپ **please** تشریف رکھیں، منٹر ہیلتھ کا مائیک بند کر دیں **please** تشریف رکھیں۔ آپ میری بات نہیں سن رہے ہیں منٹر ہیلتھ پلیز تشریف رکھیں۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ میں آپ کو مسلسل کہہ رہی ہوں کہ آپ تشریف رکھیں اس لئے آپ کا مائیک بھی بند کرایا۔ صرف اس لئے کہہ رہی ہوں کہ دیکھیں آپ **view point** دیں ضرور دیں اس لئے دیں کیونکہ میں ابھی بتا رہی ہوں آپ کو کہ میں وونگ پر آرہی ہوں۔ تو آپ اسپیکر کی بات سنیں۔ آپ نے اسپیکر کی بات نہیں سنی۔ یہ غلط بات ہے آپ کو کم از کم اس کا وہ ریکارڈ کرنا چاہیے بہر حال مجھے بہت سے ممبرز کی وہ آئی ہیں کہ وہ بات کرنا چاہتے ہیں لیکن چونکہ ابھی تک تحریک جو ہے بحث کے لئے منظور نہیں ہوئی ہے پہلے میں وونگ کرالوں بحث کے لئے منظور ہو گی تو ضرور اس پر بات ہو گی اور بحث کے لئے منظور نہیں ہو گی تو بات نہیں ہو سکتی۔

تحریک التوانہ 3 مورخہ 11 اپریل 2016ء کے اجلاس میں آیا اس کو دو گھنٹے بحث کے لئے منظور کیا جائے؟ جوار کیں اس تحریک التوانہ کرنے کے حق میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ آپ لوگ آپس میں بات نہ کریں۔

تحریک نامنظور ہوئی۔ چونکہ تحریک التوانہ کو قاعدہ نمبر (2) 75 کے تحت مطلوبہ اراکین کی حمایت حاصل نہیں ہوئی۔ لہذا تحریک کو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔۔۔ (مدخلت۔ شور۔ مائیک بند) نصر اللہ زیرے صاحب! یہ کے **please** بات نہیں کریں۔ جی ڈاکٹر شمع اسحاق صالحہ۔

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ: میدم اسپیکر! ابھی اگر آپ مجھے بولنے دیگی تو مجھے بہت خوشی ہو گی کیونکہ میرا ختمیں۔۔۔

میدم اسپیکر: چونکہ وونگ کا ہے تحریک کے بغیر آپ وونگ پر بات نہیں کر سکتی اگر آپ نے اسی پر بات کرنی ہے تو میں اجازت نہیں دوں گی ڈاکٹر صالحہ! اس پر وونگ ہو چکی ہے ابھی آپ بات نہیں کر سکتی۔ اس پر ابھی آپ بات نہیں کر سکتے ہو وونگ ہو چکی ہے اور اس کو نامنظور کیا جا چکا ہے **please** تشریف رکھیں، نہیں آپ اب **view point** دے سکتیں کیونکہ روز کے تحت خلاف ضابطہ قرار دی جا چکی ہے پلیز۔

میڈم اسپیکر: محترمہ یا سمین بی بی لہڑی صاحبہ! اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجحیہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے تحت قاعدہ نمبر 128 کے سیریل نمبر 14 کے بعدنی سیریل نمبر 15 مجلس قائدہ برائے قراردادوں پر عملدرآمد کی بابت ترمیمی مسودہ کی تحریک پیش کریں۔

محترمہ یا سمین بی بی لہڑی: میں رکن اسمبلی، اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجحیہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے تحت قاعدہ نمبر 128 کے سیریل نمبر 14 کے بعدنی سیریل نمبر 15 مجلس قائدہ برائے قراردادوں پر عملدرآمد کی بابت ترمیمی مسودہ کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

میڈم اسپیکر: تحریک پیش ہوئی، سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔

محترمہ یا سمین بی بی لہڑی صاحبہ! اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجحیہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے تحت قاعدہ نمبر 170 کے بعدنیا قاعدہ نمبر A-170 کو نسل آف چیئر مین کی بابت ترمیمی مسودہ کی تحریک پیش کریں۔

محترمہ یا سمین بی بی لہڑی: میں رکن اسمبلی، اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجحیہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے تحت قاعدہ نمبر 170 کے بعدنیا قاعدہ نمبر A-170 کو نسل آف چیئر مین کی بابت ترمیمی مسودہ کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

میڈم اسپیکر: تحریک پیش ہوئی، سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔

پونکہ تحریک منظور ہو گئی ہے لہذا ترمیمی مسودہ کو متعلقہ قائدہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

اب نظام تعلیم کی ترقی اور فروغ پر بحثیت مجموعی عام بحث، جو مبہر زاس پر بولنا چاہتے ہیں وہ اپنی تقریر شروع کر سکتے ہیں، جی غلام دشمن بادینی صاحب۔

میر غلام دشمن بادینی: میڈم اسپیکر صاحبہ تعلیم کے حوالے سے زیادتوال صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالرحیم زیارت وال ایڈوکیٹ (وزیر تعلیم): point of order میڈم اسپیکر۔

میڈم اسپیکر: جی۔

وزیر تعلیم: ایجوکیشن پر جو debate ہے، یہ اگر کسی اور دن ہم رکھ لیں، ہمارا بھی اس وقت ڈاکٹروں کے ساتھ مذاکرات کا پروگرام تھا، رات بھی ہم چار بجے تک انکے ساتھ مذاکرات کرتے رہے۔ توجہ میں چلا جاؤ نگا ایجوکیشن منٹر کی حیثیت سے، پھر دوست جو بھی تقید کریں۔

میڈم اسپیکر: اگر ہم دونوں تقاریر کر لیں تو آپ چاہتے ہیں کہ ٹوٹل ہم کسی اور دن رکھ لیں۔ جی نصر اللہ زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: میڈم اپسیکر! ابھی ڈاکٹروں کے پاس ٹائم ہے، کمیٹی ہے، اُسمیں زیارت وال صاحب، منسٹر ہوم، منسٹر ہیلتھ ہیں تو اگر اسکو جس طرح منسٹر صاحب نے کہا کہ اگلے دن کیلئے رکھ دیں۔ شکریہ۔
میڈم اپسیکر: جی ڈاکٹر رقیہ ہاشمی صاحبہ۔

ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی: ایسی کمیٹیاں بنتی ہیں، سینئر ممبر ان کو experts کو بھی رکھنا چاہیے نہیں تو اپنی مرضی سے کمیٹیاں بنتی ہیں، اپنی مرضی سے لوگ کام کرتے ہیں، ہمارے تک بات تک نہیں پہنچتی ہے۔
میڈم اپسیکر: آپ کس کمیٹی کی بات کر رہی ہیں ڈاکٹر صاحبہ؟ آپکا point سمجھنے میں آیا آپ کس کمیٹی پر بات کر رہی ہیں؟

ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی: یہ ہائی آفیشل کمیٹی کل کی جو بنی ہے ہیلتھ کی، میں اس پر بات کرنا چاہتی ہوں کہ میں بھی ایک پروفیشنل ڈاکٹر ہوں میں نے ایک زندگی، پچیس، تیس سال اس میں پریکش کرتے ہوئے گزاری، اگر as a politician مجھے بھی اس کمیٹی کا ممبر بنادیں میں کوئی نقصان تو نہیں۔

میڈم اپسیکر: میرے خیال میں یہی ایم صاحب نے بنائی تھی اور منسٹر ہیلتھ آپ بالا kindly اگر اس پر کچھ بتانا چاہیں گے کہ سی ایم صاحب نے بنائی تھی۔

وزیر صحت: دیکھیں یہ incident ہوا تھا، سی ایم صاحب نے competent authority ہیں، انہوں نے انکو اتری کمیٹی بنادی ہے۔ میں ہوں، زیارت وال صاحب اور ہوم منسٹر ہیں زیرے صاحب بھی ساتھ ہیں۔ تو اس پر میرے خیال میں اس طرح کا مسئلہ نہیں ہے کہ میڈم کو اعتراض ہو، ہماری کوشش ہے کہ ہم مسئلے کو حل کر دیں۔

میڈم اپسیکر: ٹھیک ہے۔ ویسے اگر آپ اس میں کسی خاتون کو بھی شامل کر لیں تو بہتر ہو گا کیونکہ ہماری خواتین بھی، نہیں ایک منٹ بادینی صاحب! تشریف رکھیں میں ذرا اسکونمنٹالوں۔ زیارت وال صاحب ایہ ڈاکٹر صاحب تشریف بھی لے گئی ہیں اور آپ ذرا اس پر بتا دیں اگر کسی خاتون کو بھی اس میں ڈالا جائے کیونکہ کل خواتین نے بھی اس میں participate کیا ہے ہمیں پتہ چلا ہے۔

وزیر تعلیم: میڈم! ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ نواب صاحب نہیں ہیں تو انہوں نے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے جو کہا ہے ہم نے رات بھی انکے ساتھ گزاری ہے اُس دن بھی لگے ہوئے تھے۔

میڈم اپسیکر: تو آپ نواب صاحب کو بات پہنچا دیں کہ ہمارے ممبر زخموڑی سی خفا ہیں تو اس پر اگر ڈاکٹر صاحب کا نام بھی ڈال دیں۔

وزیر تعلیم: نہیں اس پر آپ رولنگ دیں وہ ہمارے ساتھ چلی جائیں اس پر مسئلہ نہیں ہے۔ آپ رولنگ دیدیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

مینیٹر اسپیکر: جی ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر رقیہ ہاشمی صاحبہ کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ چونکہ جو concerned minister ہیں انکی request پر وہ کہہ رہے ہیں کہ آج وہ مختلف جو بھی ایک ایر جنسی کی صورتحال رہی ہے، جو ہمارے ڈاکٹرز ہیں انکے ساتھ negotiations جاری ہیں۔ تو میرے خیال میں وہ اس ایوان میں بھی اس وقت اُس طرح presence نہیں دے سکتیں گے، وہ رخصت چاہ رہے ہیں اور ہمارے باقی ممبرز بھی اس وقت تیار نہیں ہیں، تو یہ اگلے سیشن کیلئے میں موخر کرتی ہوں۔ بادینی صاحب! پھر انشاء اللہ next جب اس پر ہو گی تو اس پر آپ کو بات کرنے کا موقع دو گی۔ اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ جو بھی یہ واقعہ ہوا ہے اس پر اسے سمجھتی ہے جو فیصلہ کیا، اس طرح کی situation نہیں ہونی چاہیے۔ ڈاکٹر صاحبہ بھی بات کرنا چاہ رہی تھیں دوسرے بھی، تو یہ ایک بڑا serious مسئلہ ہے اور اس پر گورنمنٹ نے بہت اچھا stance لیا ہوا ہے۔ تو ہمیں اسکی نزاکت کو دیکھتے ہوئے بات چیت سے جو مسئلہ حل ہو وہ بہتر ہے۔ اب اسے کا اجلاس بروز سو موار مورخہ 11 اپریل 2016ء بوقت دس بجے صحیح تک کے لئے ماتوی کیا جاتا ہے۔

(اسے کا اجلاس شام 5 بجے 12 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

